Dr. Rizwana Perween

R. N College Hajipur
Vaishali

M.A 3rd Semester

Date - 04-09-2020

Time :- 12:30 P.M

Topic - Bal - E - Jibril
Ki Satwin ghazal.

بالِ جبریل کی آٹھویں غزل

علامہ اقبال کے دوسرے شعری مجموعے 'بالِ جبریل' کی پہلی اشاعت ۱۹۳۵ء میں ہوئی۔ یوں تو اس مجموعے میں اقبال کی نظمیں ہی زیادہ ہیں۔ لیکن اس میں شامل غزلوں کی بھی اپنی ایک الگ اہمیت ہے۔ اس کتاب میں شامل اقبال کی آٹھویں غزل سات اشعار پر مشتمل ہے۔ اس غزل کا پہلا شعر ملاحظہ ہو:

لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی!
ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی!

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے ساقی! ایک مرتبہ پھر وہی پرانی شراب اور پیالہ لے آ۔ جیسے ہی کہ مجھے کھویا ہوا مقام حاصل ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ اس شراب سے مراد دینِ حق کی وہ خالص شراب ہے جو مسلمانوں کو دوبارہ سابقہ عروج و عظمت پر پہنچا دے۔

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی!

شاعر کہتا ہے کہ تین سو سال سے ہندوستان کے شراب خانے بند پڑے ہیں۔ یہ کب تک بند رہیں گے؟ اے ساقی! مناسب یہی ہے کہ پہلے کی طرح ترا فیض عام ہو جائے اور دینِ حق کی شراب سب میں بٹنے لگے۔

؎ مری مینائے غزل میں تھی ذرا سی باقی
شیخ کہتا ہے کہ یہ بھی حرام اے ساقی!

اے ساقی! میری غزل کی صراحی میں اس شراب کا کچھ حصہ باقی تھا۔ شیخ کا فتویٰ ہے کہ یہ بھی حرام ہے، یعنی میں خدمتِ دین کے سلسلے میں جو تھوڑا بہت کام کرنا چاہتا ہوں، ہمارے عہد کے علماء اسے بھی پسندیدہ نہیں سمجھتے۔

؎ شیر مردوں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی
رہ گئے صوفی و ملا کے غلام اے ساقی!

مدعا کہنا یہ ہے کہ اس عہد میں مذہب سے وابستگی اور اس کا علم حاصل کرنے کا جنون لوگوں میں باقی نہیں رہا۔ تحقیق کا جنگل خدا کے شیروں اور جوانمردوں سے خالی ہو گیا۔ اے ساقی! اب وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جو یا تو صوفیوں کے غلام ہیں یا ملاؤں کے۔

؎ عشق کی تیغِ جگر دار اڑا لی کس نے؟
علم کے ہاتھ میں خالی ہے نیام اے ساقی!

ہم عشق اور علم دونوں کے مالک تھے۔ لیکن کچھ معلوم نہیں کہ عشق کی جوہر دار تلوار کون اڑا لے گیا؟ علم کے ہاتھ میں خالی میان رہ گیا جو کچھ کام نہیں دے سکتا۔ مطلب یہ کہ عشقِ حق موجود نہ ہو تو علم دین کی حیثیت وہی ہے، جیسے تلوار کے بغیر میان۔

سینہ روشن ہو تو ہے سوز سخن عین حیات
ہو نہ روشن تو سخن مرگ دوام اے ساقی!

سینہ حقیقت شناسی کے نور سے روشن ہو تو شعر کا سوز و گداز عین زندگی کا پیغام بن جاتا ہے۔ جو بھی اسے سنتا ہے اس میں نئی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ شاعر کا سینہ روشن نہ ہو تو اے ساقی! شعر دائمی موت کی نیند سلا دیتا ہے۔

تو مری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ
ترے پیمانے میں ہے ماہ تمام اے ساقی!

اے ساقی! تیرے پیالے میں وہ شراب موجود ہے جسے ماہ کامل کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ مجھ پر لطف فرما۔ میری اندھیری رات کو اس ماہ کامل کی روشنی سے محروم نہ رکھ اور اس میں اجالا کر دے۔